کثرتِ درود کی فضیلت کے لیے روزانہ کتنی بار درود شریف پڑھنا چاہیے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کثرتِ درود کی فضیلت کتنی تعداد میں درود شریف پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے؟

سائل: سید عبد اللہ الفت (گلشن اقبال، کراچی)

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حُصولِ بَرَکت، ترقیِٔ معرِفت اور حُضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا قُرب پانے کے لیے دُرود و سلام ایک بہترین ذریعہ ہے۔ کَثْرتِ درود سے کیا مُراد ہے؟ اس بارے میں عُلَمائے کرام کے مختلف اَقوال ہیں، مثلاً 313، 350، 500، 700 یا 1000 مرتبہ۔

اللہ تبارَکَ و تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اِس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والوان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔“ (پارہ 22، سورۃ الاحزاب، آیت 56)

اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے: ”درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں۔ حدیث شریف میں ہے، سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ مسلم کی حدیث شریف میں ہے، جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار بھیجتا ہے۔ ترمذی کی حدیث شریف میں ہے، بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے۔“

اللہ تبارَکَ و تعالیٰ نے قرآن پاک میں جہاں مسلمان مَردوں اور عورتوں کی مختلف خوبیاں ذکر کیں، وہیں ان کی ایک خوبی کثرتِ ذکر ارشاد فرمائی۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ

مَّغۡفِرَةً وَّ اَجۡرًا عَظِيۡمًا﴾ ترجمۂ کنز الایمان : "اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں۔" (پارہ 22، سورۃ الاحزاب، آیت 35)

اس آیتِ پاک کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے : "خلاصہ یہ ہے کہ جو عورتیں اسلام، ایمان اور طاعت میں، قول اور فعل کے سچا ہونے میں، صبر، عاجزی وانکساری اور صدقہ وخیرات کرنے میں، روزہ رکھنے اور اپنی عفت و پارسائی کی حفاظت کرنے میں اور کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے میں مردوں کے ساتھ ہیں، تو ایسے مردوں اور عورتوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی جزا کے طور پر بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔۔۔ **ذکر کی کثرت کی صورتیں مختلف لوگوں کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں اور اس کی سب سے کم صورت یہ ہے کہ اَصحابِ بدر رضی اللہ عنہم کی تعداد کے برابر یعنی 313 مرتبہ تسبیح وغیرہ پڑھ لینا کثرت میں شمار ہوتا ہے۔** ملخصا" (صراط الجنان، ج 8، ص 32، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عارف باللہ علامہ یوسف بن اسماعیل نَبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "ورد فی عدۃ احادیث قولہ صلی اللہ علیہ و سلم "اکثروا من الصلاۃ علی" ولا سیما فی یوم الجمعۃ ولیلتھا، قال ابو طالب المکی : اقل الاکثار ثلاث مائۃ مرۃ، قال الحافظ السخاوی : ولم اقف علی مستندہ فی ذلک ویحتمل ان یکون تلقی ذلک عن احد من الصالحین، اما بالتجارب أو بغیرہ او یکون ممن یری ان الکثرۃ اقل ما تحصل بثلاث مائۃ، کما حکوا فی المتواتر قولاً ان اقل ما یحصل التواتر بثلاث مائۃ وبضعۃ عشر، ویکون ھنا قد الغی الکسر الزائد علی المئین والعلم عند اللہ تعالٰی اھ وقال الامام الشعرانی فی کشف الغمۃ ونقلتہ عنہ فی کتابی افضل الصلوات : قال بعض العلماء رضی اللہ عنھم واقل الاکثار من الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع مائۃ مرۃ کل یوم وسبع مائۃ مرۃ کل لیلۃ وقال غیرہ اقل الأکثار ثلاث مائۃ وخمسون کل یوم وثلاث مائۃ وخمسون کل لیلۃ اھ" ترجمہ : کثیر احادیثِ کریمہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ ارشاد آیا ہے کہ "مجھ پر کثرت سے درود پڑھو"۔ خاص طور پر جمعہ کے دن اور رات میں (کثرتِ درود کی ترغیب ہے)۔ شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : کثرت کی کم سے کم تعداد تین سو (300) مرتبہ ہے۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کی سند معلوم نہیں ہو سکی اور ممکن ہے کہ انہوں نے یہ قول کسی نیک بزرگ سے لیا ہو، ان کے تجربے کی بنیاد پر یا اس کے بغیر یا وہ ان حضرات میں سے ہوں، جن کی رائے یہ ہے کہ کثرت کی کم سے کم حد تین سو سے حاصل ہوتی ہے، جیسا کہ انہوں نے حدیثِ متواتر کے متعلق ایک قول یہ بیان کیا ہے کہ کم سے کم تعداد جس سے تواتر حاصل ہوتا ہے، تین سو دس سے کچھ اوپر ہے اور یہاں شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ نے سینکڑوں سے زائد کسر (یعنی 300 سے اگلی گنتی) کو

حذف کردیا ہے اور حقیقت کا علم اللہ پاک کو ہے۔ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کشف الغمہ میں فرمایا، جسے میں نے اپنی کتاب افضل الصلوات میں انہی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ بعض علماء رضی اللہ عنہم نے فرمایا: نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کی کم سے کم تعداد ہر دن میں سات سو(700) مرتبہ اور ہر رات میں سات سو(700) مرتبہ ہے، جبکہ دوسرے بعض علماء نے فرمایا کہ ہر دن میں ساڑھے تین سو(350) مرتبہ اور ہر رات میں ساڑھے تین سو(350) مرتبہ ہے۔ (سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سیّد الکونَین، المسئلۃ السابعۃ فی اقل الاکثار من الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص 29، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

خاتَم المحدثین علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی قادِری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود بھیجنے کے فضائل بے شمار ہیں، جو قلم وزبان سے ادا نہیں کیے جاسکتے۔ ۔ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر صلوۃ (یعنی درود) بھیجنا ذکرِ الٰہی اور شکرِ باری (یعنی اللہ پاک کا ذکر کرنے اور شکر ادا کرنے) کو بھی شامل ہے۔ ۔ ۔ اب مؤمنِ صادق اور مشتاق محب پر لازم آتا ہے کہ اس عبادت کی کثرت اور دوسرے اعمال (یعنی نفلی کاموں) پر فضیلت دینے میں کوتاہی نہ کرے۔ جتنا بھی ہو، ایک تعدادِ مخصوص میں (جس پر آسانی سے ہمیشگی ہو سکے) ہر روز کا وظیفہ کرلے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ہزار(1000) سے کم نہ ہو۔ اگر نہ ہو سکے، تو پانچ سو(500) پر اکتفا کرے۔ یہ بھی نہ ہو سکے، تو سو(100) سے کبھی کم نہ کرے۔ بعضوں نے تین سو(300) کو پسند کیا ہے اور بعض حضرات نے دو سو(200) بعد نمازِ صبح وشام (یعنی دو سو نمازِ فجر کے بعد اور دو سو نمازِ مغرب کے بعد) مقرر کیا ہے۔ سوتے وقت بھی کچھ درود شریف کا وظیفہ مقرر کر لینا چاہیے۔ جب کوئی مؤمن کثرت سے درود شریف کی عادت کرتا ہے، تو پھر اس پر آسان بھی ہو جاتا ہے۔ بعض درود ایسے ہیں کہ ایک ہزار کی تعداد پوری کرنی بہت آسان ہے۔ جب درود شریف کی لذت وشیرینی طالب کی روح کو پہنچتی ہے، تو اس کی روح کا قوام اور قوت قوی ہو جاتی ہے۔ اس مؤمن پر تعجب ہے، جو اپنے شب وروز میں سے ایک ساعت (یعنی تھوڑا سا وقت) بھی اس عبادت میں صَرف نہ کرے، جو جملہ (یعنی تمام) انوار وبرَکات کا سَرچشمہ ہے۔ ملخصا“ (جذب القلوب (مترجم) المعروف تاریخِ مدینہ، سترھواں باب، ص 306۔ 309، مطبوعہ اکبر بُک سیلرز، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Aqs-2767

تاریخ اجراء: 19 شوال المکرم 1446ھ/18 اپریل 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net